International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS)
ISSN 2664-4959 (Print), ISSN 2710-3749 (Online)
Journal Home Page: https://www.islamicjournals.com
E-Mail: tirjis@gmail.com / info@islamicjournals.com
Published by: "Al-Riaz Quranic Research Centre" Bahawalpur

پاکستان کے اکابر علماء اہلسنت کی سماجی خدمات اور دین اسلام کی ترویج میں انکا کردار (تحقیقی مطالعہ)

Social Services of Pakistan's Great Ulema Ahl-E-Sunnat and their Role in Promoting Islam (Research Study)

1. **Sonia Bari,**
Ph.D. Scholar of Islamic Studies,
University of Faisalabad, Faisalabad,
Email: soniagull333@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0002-0807-3816

2. **Dr. Ammara Rehman,**
Assistant Professor,
Department of Arabic and Islamic Studies,
The University of Faisalabad, Faisalabad, Punjab, Pakistan
Email: Ammara.rehman@tuf.edu.pk
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0003-2165-3126

To cite this article: Sonia Bari and Dr. Ammara Rehman. 2022. "پاکستان کے اکابر علماء اہلسنت کی سماجی خدمات اور دین اسلام کی ترویج میں انکا کردار (تحقیقی مطالعہ): Social Services of Pakistan's Great Ulema Ahl-E-Sunnat and their Role in Promoting Islam (Research Study)". International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS) 4 (Issue 1), 32-47.

Journal	International Research Journal on Islamic Studies Vol. No. 4 || January - June 2022 || P. 32-47
Publisher	Al-Riaz Quranic Research Centre, Bahawalpur
URL:	https://www.islamicjournals.com/urdu-4-1-3/
DOI:	https://doi.org/10.54262/irjis.04.01.u03
Journal Homepage	www.islamicjournals.com & www.islamicjournals.com/ojs
Published Online:	01 January 2022

License:	This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)

Abstract:

Allah Almighty continued the lineage of Prophets and Messengers for the guidance of mankind. Then books and scriptures were revealed to these Prophets in their respective eras. The last link is the name of Sayyid-al-Anbiya Hazrat Muhammad (peace be upon him). After him, the scholars took up the cause of da'wah and its preaching and promotion. The role of scholars in society has always been a cause of religious, intellectual, and intellectual uprightness. There is a need for the readers to be made aware of the social services offered for the formation of the Islamic society, so that the people may know that the scholars have not only strived for the da'wah and preaching but they have also rendered social services for

the welfare of society. Therefore, this article presents a research review of social services of some renowned Pakistan's Sunni scholars i.e. Pir Karam Shah Al-Azhari, Maulana Shah Ahmad Noorani, and Dr. Tahir-ul-Qadri.

Keywords: Lineage, Guidance of Mankind, Scriptures, Da'wah, Preaching, Welfare, Religions, Social Services.

1 تمہید:

اسلامی تعلیمات آفاقی وفطری ہیں۔خدمت خلق کی ترغیب ہماری مذہبی تعلیمات کا حصہ ہیں۔ انسانیت کی فلاح کے لیے اللہ تعالیٰ نے اسلام کو بطور مذہب پسند کیا۔خدمت خلق تمام مذاہب کی تعلیمات کا ایک بنیادی وصف ہے۔ لیکن اسلام بالخصوص ایک ایسا معاشی اور سماجی ڈھانچہ رکھتا ہے جس میں انسانیت کا احترام اور انسانوں کے درمیان باہمی تعاون کو صرف اخلاقیات نہیں بلکہ عبادات میں بھی شامل کر دیا گیا ہے۔ قرآن کریم میں خدمت خلق پر ابھارتے ہوئے بہترین انداز میں کہا گیا ہے کہ

"لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ" [(1)]

" نیکی (بس یہی) نہیں کہ (نماز میں) تم پھیر لو اپنے رخ مشرق کی طرف مغرب کی طرف بلکہ نیکی (کا کمال) تو یہ ہے کہ کوئی شخص ایمان لائے اللہ پر روزِ قیامت پر فرشتوں پر اور کتاب پر سب نبیوں پر اور دے اپنا مال اللہ کی محبت سے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور مانگنے والوں کو اور (خرچ کرے) غلام آزاد کرنے میں اور صحیح صحیح ادا کیا کریں نماز اور دیا کریں زکوٰۃ۔"

قرآن کریم کی اس آیت کریمہ سے واضح ہے کہ بعض مواقع پر انسانی خدمت کے عمل کو حقوق اللہ پر فوقیت حاصل ہے اسلام ہمیں احترام انسانیت اور اللہ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کی تعلیم دیتا ہے۔انہیں تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے علماء کرام نے خدمت خلق کے لیے اپنی خدمات سرانجام دیں۔

ایک انسان جس کے سر پر اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات کا تاج سجایا ہے اس کی زندگی کے لیے دین ومذہب چراغِ راہ کی حیثیت رکھتے ہیں، دینی اقدار پر عمل پیرا ہو کر انسان مہذب، شائستہ اور قابل رشک زندگی گزارتا ہے جبکہ سماج ان اقدار کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے مذہب کا محتاج ہے۔ کیونکہ اگر سماج میں مذہبی رہنما اور علمائے کرام موجود نہ ہوں تو انسان کی سماجی زندگی بے راہ روی کا شکار ہو جائے، انسان نفسانی خواہشات کا دلدادہ ہو جائے اور مادہ پرستی کا شکار ہو کر فکر آخرت سے یکسر غافل ہو جائے۔ کیونکہ دینی پیشوا اور رہنما سماج میں لوگوں کے لیے راہِ عمل متعین کرتے ہیں، معاشرے سے سماجی برائیوں کا قلع قمع کرنے میں جدوجہد کرتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ علماء کے بارے میں فرمایا گیا "علما زمین کے چراغ ہیں اور زمین میں اللہ تعالیٰ کے امین ہیں "یعنی یہ مسلم سوسائٹی کی دینی واخلاقی رہنمائی کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔

---

1. Al-Baqarah 2:177

اور یہ کہنا بھی بے جانہ ہو گا کہ علماء سماج میں قبلہ نما کی حیثیت رکھتے ہیں، جس طرح قبلہ نما سے سمت کا پتہ چلتا ہے کہ یہ جانب مغرب ہے، یہ مشرق ہے یا کوئی اور ہے یوں ہی علمائے کرام وقت کو صحیح سمت میں چلانے اور راہ حق پر چلنے کی راہ نمائی کرتے ہیں۔ مسلم سماج کا دین اور مذہبی راہ نماؤں سے روحانی اور ایمانی بنیادوں پر تعلق قائم رہتا ہے، ان سے ان کے دینی و شرعی احکام و مسائل وابستہ رہتے ہیں، لوگ اپنی زندگیاں دین و شریعت کے مطابق گزارنے کے لئے قدم قدم پر علما کی رہنمائی کے محتاج ہوتے ہیں۔ یہ علماء سماج میں امن و آشتی کو فروغ دینے، احترام انسانیت کے جذبے کو ابھارنے، حقوق اللہ و حقوق العباد کی کما حقہ ادائیگی کروانے کے لئے جدوجہد کرتے ہیں، بالخصوص مسلم سماج میں ہمیشہ سے ایسے علماء پیدا ہوتے رہے ہیں جنھوں نے بلا تفریق رنگ و نسل و مذہب وملت لوگوں کی سماجی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔ جن میں سے چند کا ذکر مندرجہ ذیل ہے۔

2 پیر کرم شاہ الازہری کی سماجی خدمات:

پیر محمد کرم شاہ الازہری کی خدمات مختلف جہات پر مبنی ہے۔ جہاں آپ نے دینی، دعوتی، سیاسی اور تعلیمی و تدریسی میدان میں گراں مایہ خدمات سرانجام دیں۔ وہیں پر آپ نے مسلمانوں کی علمی پسماندگی، معاشی بدحالی اور معاشرے میں پائی جانے والی غیر شرعی رسومات اور خرافات کے خلاف علم بلند کیا- آپ کی تعلیمات میں عصری علوم کا حسین امتزاج ہے بلکہ آپ کی حیات مبارکہ کا ہر گوشہ ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔

2.1 دارالعلوم محمدیہ غوثیہ:

1857ء کی جنگ آزادی کی ناکامی کے بعد انگریز نے برصغیر پاک وہند پر مکمل قبضہ کر لیا اور انگریزوں نے اس خطہ زمین پر اپنے اقتدار و حکومت کے لیے مختلف تدابیر اختیار کیں۔ معاشی طور پر مسلمانوں کو بدحال کیا۔ تجارت پر انگریزوں اور ہندوؤں کا قبضہ ہو گیا۔ سیاسی طور پر مسلمانوں کو کمزور کرنے کے بعد ایک اور ظلم عظیم کیا کہ مسلمانوں کے ذہنوں سے ان کے ماضی کو مسخ کرنے اور اسلاف سے دور کرنے کے لئے انہیں تعلیمی پستی کی طرف دھکیل دیا۔ اس سلسلہ میں علمائے ہند کو پابند سلاسل کیا۔ دینی مدارس کے لئے وقف شدہ املاک پر قبضہ کر لیا۔ اردو، فارسی، عربی کی جگہ انگریزی کی اشاعت پر زور دیا۔ مسلمانوں کے تعلیمی نظام کے تحت چلنے والے ادارے بند کر دیے۔ مسلمانوں میں سے اہل فکر نے ان حالات کا بخوبی جائزہ لیا اور مسلمانوں کی تعلیم کے لیے کچھ کرنے کا بیڑہ اُٹھایا۔ دار لعلوم دیوبند، سرسید کی تحریک علی گڑھ، ندوۃ العلماء اور جامعہ نعمانیہ اس سلسلہ کی کڑیاں تھیں۔

انہی حالات کے پیشِ نظر ضلع سرگودھا کے قصبہ بھیرہ میں ایک مرد قلندر پیر محمد شاہؒ نے مسلمانوں کی تعلیم کے لیے ایک "انجمن تعلیم المسلمین" قائم کی۔ پیر محمد شاہ صاحب اس انجمن کے صدر بنے۔

"حضرت پیر محمد شاہ نے 1925ء میں ایک پرائمری سکول کی بنیاد رکھی جس کا نام محمدیہ غوثیہ پرائمری سکول رکھا گیا۔"(2)

اس دور میں دینی تعلیم کے لیے کسی بھی دینی مدرسہ کا قیام بہت ہی حوصلہ اور ہمت کا کام تھا۔ اس مدرسے کا مقصد مسلمانوں کو دینی و دنیوی علوم سے بہرہ ور کرنا تھا۔ دارالعلوم کی ابتدا مسجد درگاہ امیر شاہؒ کے حجرہ سے ہوئی۔ 1957ء سے محمد شاہ کے وصال تک

2. Ahmad, Bakhsh, Professor, "Azeem Madr-e-Almi, 53 Drkhashan Sall" Zay-e-Haram Khasosi Ashat, "Zaiul-Umat Number" Adara Zai-e-Haram, Bahera, Islamabad, P:595

32سال یہ پرائمری سکول محمد شاہ صاحب کی زیر نگرانی چلتا رہا۔ اس دور میں دینی علوم کے لیے نصاب مقرر نہ تھا اور بہت سے علماء دارالعلوم میں استاد کی حیثیت سے کام کر رہے تھے جو مختلف کتب پڑھاتے تھے۔ خود محمد کرم شاہ صاحب نے بھی ان علمائے کرام سے مختلف کتابوں کی تعلیم لی۔ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ 1925ء سے ہزاروں طالبعلموں کو علم کے نور سے منور کر رہا ہے۔ تاہم ۱۹۵۷ء سے پہلے یہ صرف دینی علوم کی اشاعت کر تا رہا۔ لیکن 1957ء میں حضرت پیر محمد شاہ کے وصال کے بعد آپ کے بیٹے پیر محمد کرم شاہ نے اپنے والد کے قائم کردہ دارالعلوم کی نشاۃ ثانیہ کا آغاز کیا اور نہ صرف اس ادارے کا انتظام سنبھالا بلکہ نصاب میں تجدید بھی کی اور ایسے نصاب کو متعارف کرایا جو قدیم وجدید علوم کا حسین امتزاج ہے۔

2.2 دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کی نشاۃ ثانیہ:

ضیاء الامت جسٹس پیر محمد کرم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب الازہر (مصر) یونیورسٹی سے سند فراغت پانے کے بعد پاکستان تشریف لائے تو آپ نے محسوس کیا کہ ملت اسلامیہ ایک خطرناک صورت حال سے دوچار ہو چکی ہے۔ مدارس اور عصری تعلیمی اداروں کا نصاب جدا جدا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک ملت دو متصادم اور متحارب حصوں میں بٹ گئی ہے۔ ان کا صرف طریقہ کار ہی مختلف نہیں ہے بلکہ منزلیں بھی الگ الگ ہیں۔ مساجد میں جو فکر پروان چڑھ رہی ہے وہ اور ہے اور کالجوں اور یونیورسٹیوں میں جو فکر پروان چڑھ رہی ہے وہ اور ہے، دن بدن یہ خلیج وسیع سے وسیع تر ہوتی چلی جارہی ہے اور اس سلسلے میں محمد کرم شاہ صاحب فرماتے ہیں:

"یہ احساس عام ہے کہ ہمارے موجودہ دینی مدارس ایسے علماء تیار کرنے میں اپنا فرض پوری طرح ادا نہیں کر رہے جو عصر حاضر میں دین اسلام کی خدمت کا حق ادا کر سکتے ہوں۔"[3]

ان حالات وواقعات کا مشاہدہ کر کے آپ نے اپنے چند دوستوں کو مدعو کیا اور ان الفاظ میں خطاب فرمایا کہ میں اپنی زندگی کا ایک مقصد رکھتا ہوں اگر تو آپ لوگ میرے ساتھ تعاون کر سکتے ہیں اور میرے ساتھ قدم بقدم چل سکتے ہیں تو سب سے زیادہ میری خدمت کے آپ مستحق ہیں اور اگر آپ میرے ساتھ نبھا نہیں کر سکتے تو میں کہیں اور جا کر زندگی کا مصرف تلاش کروں، تمام ساتھیوں نے بیک زبان تعاون کا یقین دلایا[4] تو آپ نے فرمایا میں دین حنیف کی خدمت کرنا چاہتا ہوں اور دین کی خدمت کے مختلف طریقے ہیں لیکن میں ایسا طریقہ اختیار کرنا چاہتا ہوں جس میں تین خصوصیات پائی جائیں۔

۱۔ وہ طریقہ نتیجہ خیز ہو۔

۲۔ پائیدار نتیجہ کا حامل ہو۔

۳۔ وہ طریقہ ممکن ہو۔

"تو میری سوچ کے مطابق یہ تینوں چیزیں دارالعلوم بنا کر ہم حاصل کر سکتے ہیں۔"[5]

---

3. Ibid, P:594
4. Ibid, P:592
5. Ibid, P:593

2.3 دارالعلوم محمدیہ غوثیہ (بھیرہ) کے لیے تجویز کردہ مقاصد:

جسٹس محمد کرم شاہ صاحب کے دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کے لیے تجویز کردہ مقاصد ذیل میں بیان کیے گئے ہیں:

1۔ اس گہوارہ علمی کا نام دارالعلوم محمدیہ غوثیہ ہوگا۔

2۔ اس کا نصاب تعلیم وہی دس سالہ نصاب ہوگا جو پیر محمد کرم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور پیر امیر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ترتیب دیا ہے۔

3۔ اس کا مقصد تاسیس ایسے مفکر اور بلند نظر دینی رہنما تیار کرنا ہے جو اسلام کی ہمہ گیر آفاقی حیثیت کو سمجھتے ہوں اور کتاب و سنت پر مجتہدانہ نظر رکھتے ہوں۔

4۔ یہ دارالعلوم فقہی مسائل میں حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا مقلد ہوگا۔ جملہ سلاسل تصوف کا تہہ دل سے معتقد ہوگا۔ نظریاتی اعتبار سے ملت کے سواد اعظم اہل السنۃ والجماعت کا ہم نوا ہوگا جس کی ترجمانی حضرت مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے کی ہے۔

5۔ دارالعلوم کی انتظامیہ اور عملہ کے فرد کے لیے ضروری ہوگا کہ وہ اہل السنۃ والجماعت کی مندرجہ بالا تعریف کے مطابق نظریات کا حامل ہو۔

6۔ اس ادارہ کا سربراہ اور ناظم ہمیشہ وہ صحیح العقیدہ سنی عالم ہوگا جسے دربار عالیہ امیر السالکین حضرت پیر امیر شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے سجادہ نشین ہونے کا شرف حاصل ہوگا۔[6]

جسٹس محمد کرم شاہ صاحب نے دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کا چارج سنبھالتے ہی درس نظامی کے پرانے نصاب کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا اور آپ کو نئے نصاب کو مرتب کرنے میں بہت سی مشکلات پیش آئیں لیکن آپؒ نے خندہ پیشانی سے کام لیا۔

2.4 دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کی عمارات:

دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کی عمارات جو مسجد دربار حضرت امیر السالکین رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ جڑی ایک حجرہ پر مشتمل تھی۔ مرورِ وقت کے ساتھ ساتھ اس میں اضافہ ہوتا گیا۔ دربار عالیہ حضرات امیر السالکین اللہ علیہ کے بالکل سامنے تقریباً 8 کنال رقبہ پر مشتمل ایک پلاٹ میسر آگیا۔ اس جگہ 30 کمروں، ایک خوبصورت دارالحدیث، دارالاضیاف، دارالمطالعہ اور شاندار لائبریری ہال پر مشتمل عمارت تعمیر کی گئی جو اپنے دور کی ایسی قابل رشک عمارت تھی جس کے برآمدوں اور گیلریوں سے حضرت ضیاء الامت کا ذوق جمال جھلکتا نظر آتا تھا۔ جب یہ عمارت تنگ دامانی کا شکار ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے قریب ترین مقام پر ۶۴ کنال پر مشتمل ایک بڑا پلاٹ عطا فرمایا۔ الفرید آڈیٹوریم، گرلز کالج، اساتذہ کے مکانات اور 160 کمروں پر مشتمل ہاسٹل کی عمارت تعمیر کرنے میں کامیاب ہوئے۔[7]

ضیاء الامت رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں پہلی عمارت مختلف حادثات کی وجہ سے بالخصوص 1992ء کے سیلاب بلاخیز کے بعد کافی حد تک بوسیدہ ہوگئی تھی اس لیے آپ کے وصال کے بعد آپ کے بلند ہمت جانشین صاحبزادہ پیر محمد امین الحسنات شاہ صاحب نے

---

6. Muhammad Ibraheem Shah, "Mery Hazor Zia-ul-Umat Number" Zia-e-Haram, P:79
7. Ahmad, Bakhsh, Professor, "Azeem Madr-e-Almi, 53 Drkhashan Sall" Zay-e-Haram, P:612

اس سلسلہ کو آگے بڑھایا۔ پرانی عمارت گرا کر پانچ منزلہ مضبوط ترین اور خوبصورت عمارت تعمیر کروائی۔ اس عمارت کے تہہ خانہ میں ایک چھوٹا لیکچر ہال، مختلف دفاتر اور کمپیوٹر لیب ہے۔ اوپر والی منازل میں چند کمرہ جات مہمانوں کے لیے وقف ہیں اور باقی 40 کمرے تدریس کے لیے استعمال ہو رہے ہیں۔ اس عمارت میں تین درمیانے درجے کے ہال ہیں جن میں استقبالیہ، دفاتر اور پرنسپل صاحب کا مرکزی دفتر ہے۔ اس عمارت کے متصل دائیں جانب وضوگاہ ہے جہاں بیک وقت ایک سو افراد کے لیے ٹائلٹ، غسل خانوں اور وضو کا انتظام ہے۔ اس کے ساتھ ایک مہمان خانہ بھی جدید طرز پر تعمیر کیا گیا ہے۔ جہاں مہمانوں کے لیے تمام سہولیات میسر ہیں۔ اس کے بعد صاحبزادہ پیر محمد کرم شاہ امین الحسنات صاحب نے ایک نئے ہاسٹل کی تعمیر کروائی جو تقریباً سو سے زائد کمروں پر مشتمل ہے۔ اور اس میں 70 سے زائد طلبا بیک وقت رہائش پذیر ہو سکتے ہیں۔

2.5 دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کے ذیلی ادارے:

جب مرکزی دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف میں طلباء کی کثرت کے باعث رہائش اور دیگر سہولیات کے حوالہ سے تنگ دامانی کی صورت حال پیدا ہوئی تو ملک کے مختلف مقامات پر ذیلی ادارے قائم کرنے کا فیصلہ ہوا۔ سب سے پہلے سید نذیر حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نگرانی میں دارالعلوم محمدیہ غوثیہ سیالکوٹ کا قیام عمل میں آیا پھر منڈی بہاء الدین کی غوثیہ مسجد میں دارالعلوم چشتیہ غوثیہ قائم ہوا۔ بعد ازاں یہ سلسلہ بڑھتا گیا۔ حضرت ضیاء الامت جسٹس پیر محمد کرم شاہ صاحب الازہری رحمۃ اللہ علیہ کے وصال (1998ء) کے وقت ایسے اداروں کی تعداد 36 تھی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل واحسان سے محمد کرم شاہ صاحب کے صاحبزادہ پیر محمد امین الحسنات شاہ صاحب نے آپ کے مشن کو آگے بڑھایا اور انتہائی محنت اور عرق ریزی سے نہ صرف پہلے اعتماد کو بحال رکھا بلکہ اس کار خیز کو آگے بڑھانے میں بھرپور کردار ادا کیا۔ اب اندرون وبیرون ملک طلباء وطالبات کے 200 کے قریب ادارے دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کے نصاب کے مطابق علم کی روشنی پھیلا رہے ہیں۔

2.6 تعارف الکلیۃ الغوثیۃ للبنات:

پیر محمد کرم شاہؒ نے نہ صرف بچوں کے لیے بلکہ بچیوں کے لیے تعلیم کی اہمیت کے پیشِ نظر ایک ادارہ قائم کیا۔ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کے بعد آپ نے مسلم خواتین کے کردار کی تکمیل اور بناتِ اسلام کی تعلیم وتربیت کے پیشِ نظر مارچ 1990ء میں الکلیۃ الغوثیۃ للبنات بھیرہ (غوثیہ گرلز کالج بھیرہ) کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا تاکہ مسلمان بچیوں کو بھی زیورِ تعلیم سے آراستہ کر کے ملک و قوم کو ترقی کی راہ پر گامزن کیا جائے اور ایک صحت مند اسلامی معاشرہ وجود میں آسکے۔ کیونکہ نسلِ آدم کا علمی وتہذیبی ارتقاء مرد اور عورت دونوں کی یکساں کوششوں کا نتیجہ ہے۔ حدیث مبارکہ میں بھی مرد اور عورت دونوں کو تعلیم کی ترغیب دی گئی ہے:

"طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم" (8)

"علم کی طلب ہر مسلمان (مرد وعورت) پر فرض ہے"

خواتین کی تعلیم وتربیت ہی ایک بہترین نسل کی تیاری میں فیصلہ کن اور موثر کردار ادا کرنا ہے۔ ضیاء الامت نے خواتین کی

---

8. Ibn-e-Majah Muhammad Bin Yazid, Abdullah, Sunan Ibn Majah, Baab Fazl-ul-Ulma Wlbehus Ali Talb-ul-Ilm, Rakum Hadees: 224

تعلیم کی اہمیت کے پیشِ نظر ہی الکلیۃ الغوثیۃ للبنات قائم کیا۔ جمالِ کرم کے مصنف ضیاء الامت کے اس ادارے کے قیام کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"حضرت ضیاء الامت نے رواں صدی کے تجدیدی کارناموں کی ذمہ داری نبھاتے ہوئے اپنی عطر بیز زندگی کے آخری سالوں میں ملتِ اسلامیہ کی بچیوں حضرت خاتونِ جنت کی سیرت و کردار سے آگاہی بخشنے اور نسل نو کو گھریلو ماحول مہیا کرنے کے لیے شعبہ خواتین کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کرنے کا فیصلہ فرمایا۔"(9)

محمد عربی ﷺ کے لائے ہوئے دینِ اسلام اور شریعت میں بلا امتیاز نسل، رنگ، زبان یکساں رحمت ہے۔ اسلام ایک صنف کو دوسری صنف پر ترجیح نہیں دیتا کہ ایک صنف دوسری صنف کا استحصال یا اس کی عزتِ نفس مجروح کرے بلکہ دونوں صنفوں کے لیے یکساں مواقع فراہم کرتا ہے۔ ہر صنف اپنی استطاعت و عقل کی بنا پر آگے بڑھتی ہے۔ اس شریعت میں کسی کی تذلیل نہیں ہے۔ بلکہ دینِ فطرت ہر ایک کو آگے بڑھنے کی دعوت دیتا ہے۔

قرآنِ مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

"مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا مِّنۡ ذَكَرٍ اَوۡ اُنۡثٰى وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَلَنُحۡيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً‌ ۚ وَلَنَجۡزِيَنَّهُمۡ اَجۡرَهُمۡ بِاَحۡسَنِ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ " (10)

"جو بھی نیک کام کرے مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ مومن ہو تو ہم اسے عطا کریں گے ایک پاکیزہ زندگی اور ہم ضرور دیں گے انہیں ان کا اجر، ان کے اچھے (اور مفید) کاموں کے عوض جو وہ کیا کرتے تھے"

پاکستان میں بہت سے ادارے خواتین کی تعلیم و تربیت کے حوالے سے کام کرتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔ ان ہی اداروں میں سے پیر کرم شاہ صاحب کا مسلم خواتین کی اسلامی خطوط پر تعلیم و تربیت کے لیے قائم کردہ ادارہ الکلیۃ الغوثیۃ للبنات بھی سرگرمِ عمل ہے۔

2.7 ادارے کا نام اور انتظامیہ:

دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کے قیام کے بعد خواتین اسلام کے مسائل کو دیکھتے ہوئے حضرت ضیائے الامت نے خواتین کی تعلیم اور تربیت کے لیے دار العلوم محمدیہ غوثیہ کے علاوہ اپنی عمر کے آخری حصہ میں 1990ء میں الکلیۃ الغوثیۃ للبنات کی بنیاد رکھی۔

"اس ادارے کا نام الکلیۃ الغوثیۃ للبنات (غوثیہ گرلز کالج) ہو گا۔

یہ ادارہ مرکزی دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ ضلع سرگودھا سے ملحق مقصود ہو گا۔

یہ ادارہ مرکزی دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ کی طرح انجمن تعلیم المسلمین غوثیہ (رجسٹرڈ) بھیرہ کے زیر انتظام کام کرے گا البتہ اس ادارے کے انتظام اور تعلیم سے متعلق ایک ذیلی کمیٹی قائم کی جائے گی۔"(11)

9- Ahmad, Baksh, Professor, Jamal Karam, P:543
10- Al-Nahal 97:61
11- Al-Kuliyat-al-Ghosiya-tul-binnaat Praspectous, Bhera, April 2001, P:17

2.8 ادارے کے اغراض و مقاصد:

الکلیہ الغوثیہ للبنات بھیرہ کو قائم کرنے کے چند مقاصد تھے جس کے پیشِ نظر ضیاالامت نے عمر کے آخری سالوں میں اس گرلز کالج کی بنیاد رکھی تاکہ مسلمان بچیوں کو صحیح اسلامی خطوط پر تعلیم فراہم کر کے آئندہ نسل اور ملک و قوم کی ترقی میں خوش آئند ثابت ہو سکیں اور مسلمان بچیاں پوری طرح سے قرآن و سنت کی تعلیمات سے بہرہ ور ہو اور ان کے مطابق ہی نئی نسل کی تربیت کرنے کے قابل ہوں۔ ادارے کو قائم کرنے کے اغراض و مقاصد کے مرکزی نکات یہ ہیں:

1۔ طالبات کے دلوں میں اللہ اور اس کے نبی ﷺ کی عظمت اور سچی محبت کا صحیح جذبہ پیدا کرنا۔

2۔ طالبات کو قرآن و سنت کی تعلیمات سے بہرہ ور کرنا اور اس کے مطابق ان کی تربیت کرنا اور ان کے دلوں میں یہ روشنی دوسروں تک پہنچانے کا شوق پیدا کرنا۔

3۔ اسلامی عقائد حقہ کو اچھی طرح ذہن نشین کرانا تاکہ طالبات اپنے عقیدہ کو پوری طرح سمجھ سکیں اور حفاظت کر سکیں۔[12]

مذکورہ اغراض و مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے آپؒ نے جدید و قدیم علوم کے حسین امتزاج سے ایک مختصر مگر جامع نصابِ تعلیم مرتب کیا۔

2.9 نصابِ تعلیم:

چونکہ بچوں کی نسبت بچیوں کے معاملات زیادہ حساس اور نازک ہوتے ہیں۔ اس لیے ادارہ ہی قائم کرنا کاوش نہیں بلکہ بچیوں کی تعلیم و تربیت کے لیے صحیح نصاب بھی تجویز کرنا قابلِ غور مرحلہ تھا اس لیے شاہ صاحب نے احباب سے مشاورت کے بعد ایسا نصابِ تعلیم مقرر کرنے کا فیصلہ کیا جس میں بچیاں کم وقت میں دین کے بارے میں بنیادی تعلیم زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کے قابل ہو جائیں جو ان کی آئندہ زندگی میں مفید ثابت ہو سکے اور اس مقصد کے لیے ایسا جامع اور مفید نصاب تجویز کیا گیا جس میں طالبات براہِ راست قرآن و حدیث اور دیگر بنیادی ماخذ تک رسائی حاصل کر سکیں۔

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تعلیم کی اہمیت کے پیشِ نظر دونوں صنفوں کو ہی تعلیم حاصل کرنے کا برابر درجہ حاصل ہے۔ گو کہ دونوں کے مقاصدِ تخلیق میں فرق ہے لیکن کاروبارِ حیات چلانے کے لیے دونوں ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم ہیں۔ لیکن دونوں کے فرائض اور ذمہ داریاں مختلف ہیں۔ اگرچہ بنیادی تعلیم ایک جیسی ہے۔ لیکن عملی زندگی میں ذمہ داریاں دونوں کی مختلف ہوتی ہیں۔ نصابِ تعلیم بھی انھی کے متعلق تربیت کا انتظام موجود ہونا چاہیے۔ اسی حقیقت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے پیر محمد کرم شاہ الازہری نے بچیوں کا نصابِ تعلیم بچوں سے مختلف تجویز فرمایا۔

2.10 الکرم انٹر نیشنل یونیورسٹی:

آپؒ نے معاشرے کی خدمات کے لیے انتھک کاوش کی اور تعلیمی ادارے قائم کرنے کا مقصد ہی یہی تھا کہ معاشرہ کی تشکیل اسلامی طرز پر ہو سکے۔ آپؒ کے اس مقصد کو ابھی بھی جاری و ساری رکھا ہوا ہے اور اب آپؒ کے صاحبزادہ پیر امین الحسنات نے الکرم

---

12. Babar Hussain Babar, Ghosiya Girls College Zulmat-e-Jahalt Maan Haq ka Ujala, Zia-e-Haram, P:647

انٹر نیشنل یونیورسٹی کا قیام عمل میں لایا جو اسلامی طرز پر ہے اور اس ادارے میں ابتدائی کلاسز جاری ہو چکی ہیں۔

پیر محمد شاہ صاحب نے 1925ء میں جس پرائمری سکول کی بنیاد رکھی وہ محنت اور کاوش سے ایک دارالعلوم بنا جو بھیرہ کے مقامی لوگوں کے علاوہ دیگر شہروں کے طالبات کو بھی فائدہ پہنچانے کا باعث بنا جو فکر تعلیم کی ضرورت و اہمیت کے پیش نظر تعلیم نہ صرف مردوں کا حق بلکہ تعلیم عورت کے لیے بھی یکساں ضروری ہے۔ اسی ضرورت و اہمیت کے پیش نظر دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کے روح رواں نے 1990ء میں بھیرہ کی سرزمین میں خواتین کے لیے بھی ایک ایسا ادارہ قائم کیا جہاں خواتین کی تعلیم و تربیت ممکن ہوں۔ شروع میں الکلیۃ الغوثیۃ للبنات طلبہ کی رہائش گاہ بنا ہوا تھا لیکن خواتین کی تعلیم کو اہمیت دیتے ہوئے اس عمارت کو الکلیۃ الغوثیۃ للبنات کے لیے مختص کیا گیا اور تقریباً یہ 8 کنال کے رقبہ پر محیط کالج ہے۔ الکلیۃ الغوثیۃ للبنات اور دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ کے نصاب میں کچھ فرق موجود ہے۔ طالبات کو ادارے سے ایف اے اور فاضل عربی کے امتحانات مختلف بورڈز سے دلوائے جاتے ہیں اور وہ مزید ڈگری کے حصول کے لیے بی ایڈ اور ایم اے کے امتحانات بھی دے سکتی ہیں۔ چونکہ بھیرہ میں الکلیۃ الغوثیۃ للبنات کا قیام ایک اچھی کاوش ہے۔

3 مولانا شاہ احمد نورانی کی سماجی خدمات:

مولانا شاہ احمد نورانیؒ نے تحفظ اسلام اور تحفظ مقام مصطفیٰ ﷺ کی خاطر جہاں دیگر میدانوں میں کام کیا وہیں آپ نے سماجی میدان میں بھی نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ آپ نے ہمیشہ مساجد و مدارس کے قیام کو ترجیح دی۔ اسلام میں بھی مسجد سب سے بنیادی ادارہ ہے جس کو معاشرتی اور ثقافتی نظام میں اہمیت حاصل ہے۔ تمام ادارے اسی مرکز کے گرد گھومتے ہیں۔

اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

"إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ" (13)

"اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔"

رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"من بنى مسجداً بنى الله له مثله في الجنة" (14)

"جس نے مسجد بنائی اللہ تعالیٰ اُس کے لیے اسی طرح جنت میں (گھر) بنائے گا۔"

آپ نے جن مدارس و مساجد کو ترجیح دی اُن میں سے چند ایک کے نام درج ذیل ہیں:

3.1 علیمیہ دارالعلوم:

آپؒ نے ماریشس میں یہ ادارہ "مدرسہ علیمیہ" کے نام سے قائم کیا گیا چونکہ ماریشس نامی جزیرہ میں آپ کے والد مولانا عبدالعلیم صدیقی میرٹھی نے اور ان کے بعد آپ نے بہت زیادہ غیر مسلموں کو مسلمان کیا اور ان کی دینی ضروریات پوری کرنے کے

---

13. Al-Tobba 18:9

14. Bukhari, Muhammad Bin Ismaeel, Al Jamai-ul-Sahi, Kittab-ul-Salaat, Baab Mun Nabi Masjid, Rakum Hadees: 450

لیے مساجد اور علیمیہ دارالعلوم قائم کیا۔ جو کہ ماریشس میں مسلمانوں کی مذہبی ضروریات کو پورا کر رہا ہے۔ مولانا شاہ احمد نورانی نے اپنے ایک انٹرویو میں اس دارالعلوم کے حوالے سے بیان کیا ہے:

"اس میں تقریباً 2 لاکھ مسلمان آباد ہیں ماریشس ایک جزیرہ ہے اس میں تقریباً 120 مساجد ہیں اور ان میں تقریباً 90 مساجد میں وہ ائمہ ہیں جو دارلعلوم علیمیہ سے فارغ التحصیل ہیں۔ ان کے اساتذہ کو پاکستان بھیجا جاتا ہے وہاں امامت کا کورس کروایا جاتا ہے کچھ طلباء بریلی شریف کچھ جامعہ اشرفیہ مبارکپور بھارت سے فارغ التحصیل ہیں۔"(15)

علامہ شاہ احمد نورانی کی تربیت کا اثر تھا کہ دارالعلوم علیمیہ کے اثرات دنیا بھر میں موجود ہیں اور اب بھی یہ دارالعلوم اسی حسن وخوبی سے قائم ودائم ہے۔

3.2 جامع مسجد طیبہ ہالینڈ:

ہالینڈ کے دارالحکومت ہیگ کے بعد بڑا شہر ایمسٹرڈیم ہے۔ ایمسٹرڈیم شہر کی تاریخ میں پہلی مسجد ورلڈ اسلامک مشن نے تعمیر کی اس کا نام "جامع مسجد طیبہ" ہے۔ آپؒ کو جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اس کے بارے میں اس طرح ذکر کرتے ہیں:

"اس مسجد طیبہ کی تعمیر کے لیے ہمیں پانچ سال جدوجہد کرنا پڑی اس کی بڑی مخالفت ہوئی کیونکہ یورپ میں یہودی بڑے با اثر ہیں وہ نہیں چاہتے ہیں کہ کسی یورپی شہر کی میونسپلٹی میں کوئی اسلامی مرکز قائم ہو۔ اس لیے انھوں نے مخالفت کی جب ہم ایمسٹرڈیم میں مسجد بنانے لگے تو قادیانیوں نے بھی بھرپور مخالفت کی اس پر افسوس ناک امر یہ بھی ہے کہ نام نہاد رابطہ عالم اسلامی نے بھی مخالفت میں اپنا پورا زور لگایا مگر بفضل اللہ تعالیٰ مسجد طیبہ ان مشکلات کے باوجود تعمیر ہو گئی۔"(16)

جامع مسجد طیبہ یورپ کی وہ پہلی مسجد تھی جس میں لاؤڈ سپیکروں پر اذان کہنے کی اجازت تھی اور یہ اجازت ایک یہودی مشیر سے لی گئی جامع مسجد طیبہ میں عظیم الشان لائبریری کا اہتمام کیا گیا جس میں ہالینڈ کے ایک پوپ کا ڈچ میں لکھا ہوا سو سال پرانا ہاتھ کا لکھا ہوا قرآنی نسخہ بھی رکھا گیا۔

25 ملین پاکستانی روپے کی لاگت سے تیار ہونے والی اس مسجد کا افتتاح مولانا شاہ احمد نورانی نے 1985ء میں کیا اس میں ہزار نمازیوں کی گنجائش ہے۔

3.3 جامع مسجد لیسٹر (برطانیہ):

مولانا شاہ احمد نورانی نے ورلڈ اسلامک مشن کے تحت اگست 1988ء میں برطانیہ لیسٹر میں جامع مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جس پر 25 لاکھ پاؤنڈ اسٹرلنگ کا خرچہ آیا یہ عظیم الشان مسجد پانچ سال کے عرصہ میں مکمل ہوئی۔

---

15. Mahboob-ul-Rasod Qadri, "Ifkar-e-Norani" (Sy Mahi Anwar Raza), International Ghosiya Foarm, Johar Abaad, Khushab, Punjab, Pakistan, Jild Number 6, Shumara Number 4, September 2010, P:245

16. Mahboob-ul-Rasod Qadri, "Norani Ahwaal-o-Asaar" (Sy Mahi Anwar Raza) International Ghosiya Foarm, Johar Abaad, Khushab, Punjab Pakistan, Jild Number 8, Shumara Number 1-3, January 2015, P:142

3.4 جامعہ مدینۃ الاسلام (ہیگ ہالینڈ):

مولانا شاہ احمد نورانی نے ورلڈ اسلامک مشن کے تحت ہیگ دارالحکومت ہالینڈ میں جامعہ مدینۃ الاسلام کے نام سے ایک عظیم الشان دارالعلوم قائم کیا جس کا افتتاح 1984ء میں کیا گیا جس میں سینکڑوں بچے دینی تعلیم سے بیک وقت آراستہ ہوئے۔ مولانا نورانی نے اپنے ایک انٹرویو میں فرمایا:

"ہم نے ہیگ میں اس لیے دارالعلوم قائم کیا کہ یہاں سے فارغ التحصیل ہونے والے طلباء پورے یورپ میں دین کی تبلیغ کا کام کریں گے ابھی میں نے عرض کیا کہ بچے ہمیں زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ دے پاتے ہیں مگر ہفتہ اتوار کو چونکہ تمام اداروں میں دو دن چھٹی کے ہوتے ہیں وہ پورے دو دن ہمارے پاس رہتے ہیں اس لیے ہم نے ان کی اتنی تربیت کر دی گئی ہے کہ اس یورپی ماحول میں جتنا ان کو بگڑنا تھا اس سے بچ گئے دین حق سے ان کا تعلق مضبوط رکھتے ہیں ہم الحمدللہ کامیاب رہے۔"[17]

علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی چونکہ یورپ کے ماحول سے مکمل واقف تھے اور اسی انداز سے جامعہ کے اوقات مقرر کیے گئے تاکہ لوگ زیادہ سے زیادہ استفادہ کر سکیں اور یورپ کے رہنے والوں کو اسلامی تعلیم سے روشناس کرایا جا سکے۔ یہ دارالعلوم بیسیوں کمروں پر مشتمل ہے۔

3.5 الصفہ اسلامک یونیورسٹی لاہور:

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی نے الصفہ اسلامک یونیورسٹی لاہور کا 4 نومبر 2002ء کو افتتاح فرمایا۔ یہ ادارہ پچاس کنال پر مشتمل ہے جس میں مسجد اور مڈل تک سکول حفظ و ناظرہ اور درس نظام کی تعلیم کا مکمل انتظام ہے۔ مڈل سکول میں تقریباً دو سو کے قریب بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور حفظ و ناظرہ درس نظامی شعبہ جات میں 75 بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ آپؒ کے بعد بھی آپ کے مشن کو آگے بڑھایا جا رہا ہے اور ملک و ملت کی تعمیر میں نمایاں خدمات سرانجام دی جا رہی ہیں۔

4 ڈاکٹر طاہر القادری کی سماجی خدمات:

شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہر القادری عالم اسلام کی نمایاں اور انقلابی شخصیت ہیں۔ آپ منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن عوامی تعلیمی منصوبہ اور تحریک منہاج القرآن کے بانی ہیں۔ اس کے علاوہ آپ نے منہاج یونیورسٹی لاہور کے بورڈ آف گورنر بھی ہیں اور پاکستان عوامی تحریک نامی سیاسی جماعت کے بھی بانی چیئرمین ہیں۔ منہاج القرآن مجلہ بھی آپ کی زیر سرپرستی شائع ہوتا ہے۔ آپ کی سرپرستی میں تقریبا 80 ممالک میں دینی دعوتی اصلاحی اور فلاحی مرکز کام کر رہے ہیں۔

4.1 منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن:

نفسا نفسی کے پر فتن دور میں علم کی روشنی کو عام کرنے اور ناگہانی صورتحال میں انسانیت کی بے لوث خدمت کرنے کے لیے آپ اپنے کو خلوص احباب کے تعاون سے پیارے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیضان کو پھیلانے کے لیے منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کا قیام عمل میں لائے۔

17. Ibid, P:146

عرصہ دراز سے منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن اپنے بیسیوں منصوبوں کے ذریعے دنیا بھر میں لاکھوں انسانوں کو مستفید کر رہی ہے۔
ان پروجیکٹس میں چند ایک کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے۔

4.1.1 آغوش:

آغوش ایک ایسا ادارہ ہے یہاں بچوں کی کفالت اس انداز سے کی جاتی ہے کہ ان کو والدین کی کمی کا احساس نہ ہو اس کے ساتھ ساتھ ان کی رہائش خوراک تعلیم کھیل اس کے علاوہ ضروریات زندگی کی ہر چیز فری مہیا کی جاتی ہے یہ ادارہ یتیم اور بے سہارا بچوں کے لیے بہترین اعلی سطح کا ادارہ ہے۔

آغوش سینٹر کے ذریعے لاہور میں 250 سے زائد طلبہ کی تربیت کی جا رہی ہے اس کے علاوہ یہ پروجیکٹ سیالکوٹ اور کراچی میں کامیابی سے اپنی راہ پر گامزن ہے۔

4.1.2 فراہمی آب کے منصوبہ جات:

پاکستان کے دور دراز علاقوں میں پانی کا بہت بڑا مسئلہ بنا ہوا ہے ایسے علاقوں میں بھی منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن نے کام کیا ہے ۔سندھ کے اندر تھرپارکر جنوبی پنجاب کے تمام ایسے غریب علاقوں میں جہاں پانی کی قلت تھی وہاں واٹر پمپس لگائے گئے ہیں بلوچستان میں بھی واٹر پمپس 5 پر کام جاری ہے۔ اب تک تھرپارکر میں بارہ سو سے زیادہ بڑے واٹر پمپ لگائے جا چکے ہیں اور پورے پاکستان میں کل چھ ہزار سے زائد واٹر پمپس لگائے گئے ہیں واٹر پروجیکٹس کا یہ کام تھرپارکر کے علاوہ پاکستان کے جدید شہروں مثلاً لاڑکانہ شہداد کوٹ شکارپور جیکب آباد صحبت پور شکر گڑھ اور راجن پور وغیرہ میں بھی ہو چکا ہے۔

4.1.3 شادیوں کی اجتماعی تقریبات:

منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے ذریعے پچھلے پندرہ سال سے یتیم اور بے سہارا غریب بچیوں کی شادیاں ترجیحی بنیادوں پر کروائی جا رہی ہیں۔ ہر بچی کو ضروریات زندگی کی تقریبا تمام اشیاء جو ایک نیا گھرانہ شروع کرنے کے لیے چاہیے ہوتی ہے مہیا کی جاتی ہیں متعلقہ افراد کے مہمانوں کی لذیذ کھانوں سے تواضع بھی کی جاتی ہے۔ شہر لاہور کے علاوہ یہ تقریبات پاکستان کے متعدد شہروں میں سالانہ بنیادوں پر ہو رہی ہیں۔ جس میں صرف مسلمان گھر ہی شامل نہیں ہیں بلکہ غیر مسلم گھرانے کی بھی امداد کی جاتی ہے۔ کیونکہ اسلام حقوق العباد کا درس دیتا ہے اس میں مسلم اور غیر مسلم دونوں برابر ہیں۔

4.1.4 دستر خوان:

ضرورت مندوں کی ضرورت کو پورا کرنا اسلام میں نیکی اور پسندیدہ عمل ہے۔ جبکہ بھوکوں کو کھانا کھلانا بہت ہی بہترین اور اعلیٰ عمل ہے۔ قرآن پاک میں مومنین کی صفات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا ہے:

”وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا“[18]

”اور باوجود یہ کہ ان کو خود طعام کی خواہش (اور حاجت) ہے فقیروں اور یتیموں اور قیدیوں کو کھلاتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ) ہم تم کو خالص خدا کے لئے کھلاتے ہیں۔ نہ تم سے عوض کے خواستگار ہیں نہ شکر گزاری کے (طلبگار)۔“

---

18. Al-Dahar 76:8-9

منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے تحت مرکز پر روزانہ 100 غریب افراد کو دن کا کھانا فراہم کیا جاتا ہے۔

4.1.5 بیت المال:

فاؤنڈیشن ماہانہ بنیادوں پر پورے پاکستان سے آنے والی غریب اور مستحق افراد کی درخواستیں وصول کرتی ہے اور درخواستیں پالیسی کے مطابق اپنے بیت المال سے ان کی بھرپور مدد کی جاتی ہے تعلیم و صحت کے لیے آنے والی درخواستوں کو ترجیحی بنیادوں پر حل کیا جاتا ہے۔ اور ان کو نقدی کی صورت میں مدد کی جاتی ہے۔ اس پروجیکٹ کے ذریعہ سالانہ ہزاروں لوگوں کی مالی امداد کی جاتی ہے۔

4.1.6 سٹوڈنٹ ویلفیئر بورڈ:

ویلفیئر فاؤنڈیشن کے تحت چلنے والے تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم مستحق طلبہ کی آمدنی کے لیے ماہانہ وظیفے کا اہتمام کیا جاتا ہے جس کے ذریعے طلباء کو ماہانہ بنیادوں پر وظائف دیے جاتے ہیں۔ سالانہ ہزاروں طلباء و طالبات اس پروجیکٹ سے مستفیض ہو رہے ہیں ۔ منہاج القرآن مجلے سے سید امجد علی شاہ اس بارے لکھتے ہیں:

1۔ شعبہ تحفیظ میں ماہانہ سکالرشپ دیا جاتا ہے۔

2۔ کوسس اور ایم سی ڈبلیو کے اسٹوڈنٹس کو ماہانہ 25 سو روپے سکالرشپ دیا جاتا ہے جو کہ سالانہ تیس ہزار روپے پڑھتے ہیں۔

3۔ اسکول کے بچے اور بچیوں کے لیے اٹھارہ سو روپے ماہانہ سالانہ 21 ہزار 600 کے حساب سے اسکالرشپ دیے جاتے ہیں۔[19]

4.1.7 غریب اور مستحق خاندانوں کی ماہانہ کفالت:

اس پروجیکٹ کے ذریعے مالدار لوگوں سے مختلف پروسیس کے ذریعے رقم وصول کی جاتی ہے جس کے تحت غریب اور مستحق خاندانوں کی کفالت کی جارہی ہے۔ مزید بر آں NWF اس پروجیکٹ کو ترجیحی بنیادوں پر توسیع دینا چاہتی ہے۔

4.1.8 فری آئی سرجری کیمپ:

منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے تحت پچھلے ستر سال سے نارووال شہر کے اندر فری آئی سرجری کیمپ کا انعقاد کیا جارہا ہے اس کے لیے ہر سال اکتوبر کے آخر ہفتے میں اوپی ڈیز کی جاتی ہیں اور نومبر کے پہلے ہفتے میں آپریشنز کیے جاتے ہیں جس میں لینس عینک میڈیسن اور خوراک کا تمام خرچہ منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن اٹھاتی ہے۔ اب تک چالیس ہزار مرد اور خواتین کے کامیاب آپریشنز کیے جا چکے ہیں۔[20] اس فری میڈیکل کیمپ میں پاکستان کے مایہ ناز آئی سرجنز اور سپیشلسٹ اپنی خدمات رضاکارانہ طور پر پیش کرتے ہیں۔

4.1.9 قدرتی آفات:

پوری دنیا میں قدرتی آفات سے متاثرہ افراد کی خوراک لباس رہائش ادویات اور ضروری سامان زندگی کی فراہمی منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کی اولین ترجیح رہی ہے۔ پاکستان پر جب بھی کوئی مشکل وقت آیا ہے منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن نے بلا امتیاز رنگ و نسل اور مذہب ملک بھر میں اپنے نیٹ ورک کے ذریعے لوگوں کی مدد کی ہے۔ 2005 کا زلزلہ ہو یا 2010 کا سیلاب، فاؤنڈیشن نے پوری دنیا سے اپنے ڈونرز اور ملک بھر سے اپنے رضاکاران کے نیٹ ورک کے ذریعے متاثرہ علاقوں میں کروڑوں روپے کا ریلیف اور گفٹ

---

19. Sayyad Amjad Ali Shah, "Manhaaj-ul-Quran", Maassharti Falah-o-Behbood or Manhaaj Welfare Foundation (Mahnomah) Manhaaj-ul-Quran Prints Lahore, October 2021, Jild Number 35, Shumara Number 10, P:100

20. Ibid, P.101

تقسیم کیے ہیں اس کے علاوہ ہر سال سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کی طرف سے لاکھوں روپے کا امدادی سامان مہیا کیا جاتا ہے۔

2019ء میں کشمیر کے زلزلہ متاثرین کے لیے منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن نے ترجیحی بنیادوں پر نقد رقوم اور راشن کے ساتھ ساتھ سینکڑوں خاندانوں میں خیمے اور گرم بستر تقسیم کیے۔(21)

منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کی طرف سے میرپور آزاد کشمیر میں زلزلہ متاثرین کے مکانات کی تعمیر کا کام بھی شروع کیا جا چکا ہے۔

موجودہ صورتِ حال میں کوڈ 19 ریلیف ایکٹی ویٹیز کی امدادی سرگرمیوں کا اجرا کیا گیا۔ جن میں ہزاروں خاندانوں کی مدد کی گئی۔ جس میں سینی ٹائزر، ماسک اور خوراک کے پیکٹ تقسیم کیے گئے۔ فوڈ پیکج فراہم کیے گئے جو ایک مناسب خاندان کے لیے ایک مہینے کا راشن جس میں ضروریات زندگی مثلاً آٹا گھی چینی دالیں کھجور اچار چائے کی پتی جام شیریں چاول سویاں نمک ہلدی وغیرہ شامل ہیں۔

4.1.10 عید گفٹ اور گوشت کی تقسیم:

اللہ رب العزت نے قربانی کے گوشت کو خود کھانے اور باقی ضرورت مندوں کو کھلانے کا حکم دیا ہے۔ قرآن پاک میں ارشادِ ربانی ہے:

"لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ"(22)

"تاکہ اپنے فائدے کے کاموں کے لیے حاضر ہوں۔ اور (قربانی کے) ایام معلوم میں چہار پایاں مویشی (کے ذبح کے وقت) جو خدا نے ان کو دیئے ہیں ان پر خدا کا نام لیں۔ اس میں سے تم خود بھی کھاؤ اور فقیر درماندہ کو بھی کھلاؤ۔"

منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے ذریعے عوام الناس کے لیے عید میلاد النبی ﷺ، عید الفطر اور عید الضحیٰ کے موقع پر غریب اور مستحق افراد کو کپڑے، راشن، نقدی اور گوشت کی صورت میں مدد فراہم کرنے میں بھرپور اہم کردار ادا کیا جا رہا ہے۔

4.1.11 ایمبولینس سروس:

منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے تحت پاکستان کے 40 سے زائد شہروں میں منہاج ایمبولینس سروسز فراہم کر رہی ہے جس میں لاہور گجرات زیر آباد جہلم گوجر خان منڈی بہاوالدین راولپنڈی آزاد کشمیر ایبٹ آباد جلالپور جٹاں شیخوپورہ اور واہ کینٹ وغیرہ شامل ہیں۔

4.1.12 منہاج ہاسپٹل و فری ڈسپنسریز:

منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے تحت اس وقت پاکستان میں ایک میڈیکل کمپلیکس کے علاوہ دو منہاج ہسپتال اور بیسیوں فری ڈسپنسریز چل رہی ہیں جس میں غریب لوگوں کے لیے فری میڈیکل کی سہولیات بھی فراہم کی جاتی ہیں۔

21- Ibid, P.102
22- Al-Huj 28:22

4.1.13 منہاج کالج برائے خواتین خانیوال:

ویلفیئر فاؤنڈیشن کا ایک مثالی تعلیمی منصوبہ منہاج کالج برائے خواتین خانیوال ہے جو کہ جنوبی پنجاب کی بچیوں کے لیے صرف ایک تعلیمی ادارہ ہی نہیں بلکہ ایک تربیتی ادارہ بھی ہے ضلع خانیوال کے موجودہ صورتحال پر اگر نظر ڈالی جائے تو پورے ضلع میں خواتین کے لیے صرف ایک ڈگری کالج ہے منہاج کالج برائے خواتین پرائیویٹ سیکٹر میں پہلا ادارہ جو کہ عصری علوم کے ساتھ ساتھ دینے شروع کی تعلیم بھی دے گا۔ اس کالج کا کل تخمینہ تقریبا آٹھ کروڑ روپے ہے اور کل کوڈ ایریا 30 ہزار مربع فٹ ہے اس کالج میں تقریبا 700 طلب کیلئے پڑھنے پڑھانے کی گنجائش ہوگی۔ جدید سہولیات سے آراستہ یہ کالج دو فیز میں مکمل ہو گا پہلا فیز ٹیچنگ بلاک جبکہ دوسرا ہوسٹل کا ہوگا۔[23]

4.1.14 جہلم فوڈ پروجیکٹ:

اس پروجیکٹ کے تحت بڑی مقدار میں کھانا بنایا جاتا ہے۔ جس کو بعد میں چھوٹے چھوٹے لنچ باکسز میں تیار کر کے ایک منظم طریقے سے ضلع جہلم کے غریب اور مستحق افراد تک پہنچایا جاتا ہے۔

منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن ایک بین الاقوامی فلاح ورفاہی تنظیم ہے جو معاشرے کے پسے ہوئے طبقات کی منفعت کے لیے ہر شعبہ ہائے زندگی میں مدد و تعاون فراہم کرنے کے لیے پاکستان سمیت دنیا بھر میں کوشاں ہیں۔ منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن قوم کو جہالت، بیماری، غربت، بیروزگاری، محرومی اور قدرتی آفات اور بحرانوں سے نجات دلانے کے لیے علمی جدوجہد میں مصروفِ عمل ہے۔

5 خلاصہ بحث:

علم انبیاء کی میراث ہے اور سلسلہ نبوت خاتم النبین پر اختتام پزیر ہو گیا رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی امت کے علماء کو ایک انتہائی اہم ذمہ داری سپرد کی اور انہیں وہ درجات اور مقام و مرتبہ عنایت فرمایا کہ جس پر وہ بجا طور پر فخر کرنے کے ساتھ ساتھ فرط و انبساط کا مظاہرہ کرنے میں بھی وہ حق بجانب ہیں۔

ان علماء کرام نے دینی خدمات کے ساتھ ساتھ اصلاح معاشرہ اور ایک اعلیٰ مثالی معاشرے کی بنیاد رکھتے ہوئے ہمیشہ ان اصول وضوابط کو ملحوظ خاطر رکھا ہے جو شریعت اسلامیہ کی بلکل صحیح معنوں میں عکاسی کرتے ہیں۔

اس آرٹیکل میں پاکستان کے اکابر علماء اہلسنت کی سماجی خدمات کا تحقیقی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

پیر کرم شاہ الازہری نے دارالعلوم غوثیہ کے قیام کے ساتھ مسلمانوں کو دینی اور دنیوی تعلیم سے بہرہ مند کیا۔ آپ نہ صرف لڑکوں کے لیے ادارے قیام عمل میں لائے بلکہ لڑکیوں کی تعلیم پر اہمیت دیتے ہوئے ایک الگ الکلیہ الغوثیہ البنات کے نام سے ادارے کی بنیاد رکھی۔ آپ کا مقصد ہے کہ خواتین کی تعلیم وتربیت کے ذریعے بہترین نسل کی تیاری میں مؤثر کردار ادا کرنا ہے۔

اس کے بعد مولانا شاہ احمد نورانی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی خدمات کے ساتھ ساتھ معاشرے کی اصلاح کے لیے خدمات سرانجام دیں۔ آپ نے زیادہ مساجد کے قیام کو اہمیت دی۔ آپ کے نزدیک تمام مسلمانوں کا مرکز اور بنیادی نقطہ نظر مسجد ہی ہے۔

---

23. Sayyad Amjad Ali Shah, "Manhaaj-ul-Quran", Maassharti Falah-o-Behbood or Manhaaj Welfare Foundation (Mahnomah), P.102

اس کے بعد اس آرٹیکل میں ڈاکٹر طاہر القادری کی سماجی خدمات کو بیان کیا گیا ہے۔ آپ دور حاضر کے انقلابی شخصیت ہیں۔ آپ نے تعلیم کے میدان میں سکولز۔ کالجز۔ بین الاقوامی چارٹرڈ یونیورسٹی کا قیام عمل میں لایا۔ عوام الناس کی مدد کے لیے این جی اوز۔ فاؤنڈیشن۔ فری ڈسپنسریز۔ مختلف شہروں میں ایمبولینس سروسز جاری کیں۔ جبکہ فری میڈیکل کیمپس کا قیام بھی آئے دن عمل میں لایا جارہا ہے۔ اس کے علاوہ فلاح عام کے منصوبہ جات میں یتیم و بے سہارا بچوں کی تعلیم و تربیت و کفالت کے لیے ادارہ آغوش قائم ہے۔ اس کی شاخیں پورے ملک میں قائم کی جارہی ہیں۔

ان علماء کرام نے اپنی بساط کے مطابق دین کی اقامت اور سربلندی کے لیے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی اور نہ ہی کسی قربانی سے دریغ کیا۔ امت مسلمہ کو دیگر امم میں ممتاز مقام دلانے کے لیے اور سماجی میدان میں تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ایسی کوششیں کیں کہ اسلام دنیا کا سب سے بڑا مذہب بن چکا ہے۔

عصر حاضر میں علماء اسلام سے متعلق پیدا ہونے والی غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لیے ان کی خدمات اور معاشرتی رویوں کو منظر عام پر لانے کی ضرورت ہے۔

6 سفارشات و تجاویز:

علماء کرام کی دینی و معاشرتی خدمات کے مطالعہ کے پیش نظر درج ذیل تجاویز و سفارشات مرتب کی گئی ہیں:

۱۔ علماء کرام کے عالمانہ خیالات اور تحریریں پاکستان کی قومی و تعلیمی پالیسی سازوں کے پیش نظر بطور بنیاد ہونی چاہئیں، جس سے نئی نسل کو اپنے اسلاف کے دینی و معاشرتی نظریات سے روشناس کرایا جائے۔

۲۔ علماء کرام جیسی دینی، سیاسی اور مذہبی شخصیات کے افکار و نظریات کی ترویج و اشاعت کے لیے مناسب مواقع فراہم کیے جائیں اور ان کی مذہبی فکر پر کام کیا جانا چاہیے۔

۳۔ علماء کرام پر لکھی گئی تصانیف کو لائبریریوں میں مہیا کیا جائے تاکہ طلبا ان سے استفادہ کر سکیں۔

۴۔ علماء کرام کی تصانیف کی اشاعت کا اہتمام کیا جائے تاکہ لوگ ان کے مجتہدانہ کارناموں کو جان سکیں۔

۵۔ فرقہ وارانہ تعصبات کا خاتمہ ہونا چاہیے تاکہ ملکی امن عامہ بحال ہو۔

This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)